© rasailojaraid.com

اسلامی عہد میں اسپین کی علمی و تاریخی کیفیت

(۲)

جناب محمد علی جوہر، ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مسلمانوں کے پہونچنے سے پہلے اسپین کے عوام طرح طرح کے ٹیکسوں کے بوجھ میں دبے ہوئے تھے۔ حکمراں طبقہ ان حالات سے نہ صرف بے بہرہ تھا بلکہ ان کی مشکلات میں اضافہ کرتا رہتا تھا۔ مذہبی طور پر وہاں بڑی آبادی عیسائیوں اور دوسرے درجے میں یہودیوں کی تھی۔ دونوں ہی کی سماجی زندگی خراب تھی۔ لیکن خاص طور پر یہودی اور بھی زیادہ خستہ حال تھے۔ اس کے علاوہ وہاں گاتھوں کی حکومت تھی جو خود بھی آپس کی رسہ کشی اور انتشار میں الجھے ہوئے تھے۔ عام لوگوں کی زندگی بھی اس سے متاثر ہوئی اور نتیجتاً اسپین پر مسلمانوں کے حملے اور اس میں کامیابی کی ایک بڑی وجہ خود اسپین کے لوگ ثابت ہوئے جنھوں نے مسلمانوں کے کردار کی عظمت سے متاثر ہو کر انھیں اسپین آنے کی دعوت دی تھی اور مسلمانوں نے وہاں کے بہت سے شہروں اور علاقوں کو بہت جلد اپنے قبضہ میں کر لیا تھا۔ اسلامی حکومت قائم ہونے سے پہلے سماجی حالت بہت خراب تھی۔ وہاں پہلا اور معزز طبقہ شاہی خاندان اور امراء کا تھا۔ دوسرا طبقہ مزدوروں اور کسانوں کا تھا۔ تیسرا طبقہ ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہودیوں کا تعاقب پر عیسائیوں نے بہت ظلم کئے تھے۔ انھیں [illegible] نہیں حاصل رہے تھے۔ اسلامی حکومت قائم ہونے کے بعد مسلمانوں نے ان [illegible] آئی۔ مسلمانوں نے ان تینوں طبقوں کو برابر کے شہری حقوق اور عہدے دئے [illegible] علاوہ عرب قبیلے [illegible] سے بہت [illegible] آتے ہوئے ان کو [illegible] کے دوسرے باشندوں کو حاصل تھی۔ ان [illegible] کو بھی مساوی مرتبہ دیا گیا۔ مسلمان عیسائی اور یہودیوں کو اہل کتاب مانتے تھے لئے ان کے درمیان معاشرتی رشتوں کا آغاز و فروغ ہوا۔ یہودیوں کے ساتھ تو اور برابری کا سلوک اس حد تک کیا گیا کہ وہ جن زمینوں پر کاشت کرتے تھے و زمینیں ان کو عطا کر دی گئیں۔ اس داد و دہش اور حوصلہ افزائی کا یہ اثر ہوا کہ عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں نے اپنے مذہب کو برقرار رکھنے اور ترقی دینے کے عربی زبان سیکھی۔

فتح اسپین کے بعد آٹھویں صدی کے شروع میں عرب قبائل اسپین میں آکر تیزی سے آباد ہونے لگے۔ انھوں نے اپنے محلے سرسبز و شاداب پسند کئے۔ حکومت کی جانب سے عوام کے لئے جابجا حمام بنوائے گئے۔ ص قرطبہ میں حمام کی تعداد آٹھ سو بتائی جاتی ہے اور اس طرح وہاں بڑے بڑے شہروں میں پانی پہونچانے کے لئے نہروں کا جال بچھایا گیا۔ غرضیکہ وہاں ا خوشگوار ماحول پیدا ہو گیا اور عافیت سے پھر سماجی زندگی بسر ہونے لگی ابتدائی زمانے میں مسجد سے متصل ہی مدرسے قائم کئے گئے۔ سب سے بڑ جامعہ قرطبہ میں تھی جس میں ہزاروں طلباء تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔

سند دینے کا رواج اور دستور اسی زمانے سے شروع ہوا ہے۔ بلا قسم کے عرب قبیلے اپنی تہذیب و اخلاق اور اطوار و عادات کے ساتھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر نمایاں ہونے لگے۔ ان تمام چیزوں کا گہرا اثر ان ملکی عیسائی اور یہودی آبادی پر پڑا۔ اس سلسلے میں عرب اور مقامی عیسائیوں کے درمیان شادی کے رواج نے اس عمل کو مزید تقویت دی۔ جغرافیائی طور پر عرب و اسپین اور مذہبی سطح پر اسلام اور عیسائیت اور ان دو مختلف معاشروں کی زبانوں کے اختلاط و امتزاج نے تین سو سال سے کم مدت میں ہی ایک ملی جلی [illegible] تہذیب اور مشترک سماج وجود میں آ گیا اور مسلمانوں کے حسن عمل کی وجہ سے اسپین میں بہت جلد اسلامی تہذیب مقبول ہو گئی اور مقامی آبادی کی اکثریت نے رفتہ رفتہ اسلام قبول کر لیا اور وہ لوگ اپنے آبائی مذہب پر قائم تھے۔ انھوں نے بھی اسلامی تہذیب، وضع قطع اور طور طریقوں اور عربی زبان کو حاصل کر لیا تھا۔ یہ لوگ "مستعرب" کہلاتے تھے ان کے لباس، وضع قطع اور طور طریقوں میں عربوں سے زیادہ فرق نہ تھا تاہم اس سلسلے میں مسلمانوں نے اپنی طرف سے ان پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا اور غیر مسلموں کو اس بات کی بھی اجازت تھی کہ اگر معاملہ ان کے اپنے آدمیوں کے درمیان ہو تو وہ اسے اپنے مذہبی قانون کے مطابق خود انہی عدالتوں میں طے کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک فریق مسلمان اور دوسرا عیسائی ہوتا تو فیصلہ مسلم عدالت میں مسلمان قاضی کرتا تھا۔ مسلمانوں کی اس پالیسی کی وجہ سے اسپین میں تہذیب و تمدن کی بڑی ترقی ہوئی۔ مسلمانوں کو اسپین کی گاتھک تہذیب سے خود بھی پورا پورا فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔ مثلاً اسپین میں مسلمانوں نے جو عمارتیں، محلات اور مسجدیں بنائیں تو ان میں گاتھک اسٹائل اور اسلامی فن تعمیر کے امتزاج سے ایک نیا اور دنیا کا حسین ترین فن تعمیر ایجاد ہوا اور جو مسجد قرطبہ اور غرناطہ کے محل الحمرا میں آج بھی اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ اسی طرح شعر و ادب کے میدان میں مسلم اور عیسائی تہذیب کے میل جول کے نتیجہ میں عربی زبان میں نئے اسالیب پیدا ہوئے مثلاً چوده

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیچیدہ لحنوں والی گیت نما نظم جس کو موشحات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور گ
کی ادو قسم جس کو "زجل" کہا جاتا ہے اسی اختلاط کا نتیجہ ہے۔ یہ طرز معاشرت جو
حکومت کے تحت اسپین میں پیدا ہوا تھا اس میں مختلف مذہبوں اور تہذیبوں کے رنگ
نظر آتے ہیں۔ مثلاً ابتدائی دور میں حکمراں طبقہ کی حیثیت سے عرب عنصر غلبہ حاصل
بعد میں شمالی افریقہ کے بربر کی بھی خاص شمولیت ہوگئی اور اسپین میں ان کی آبادی
میں اضافہ ہوتا رہا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی حکومت میں حصہ دیا گیا لیکن
یہ جذبۂ ہمدردی و رواداری ان مسلم حکمرانوں کو مہنگا پڑا اور عیسائیوں کا اسلام دشم
ذہن ان کی علمی و سیاسی بیداری کے جلو میں بتدریج بلوغت کی منزلوں سے گذرتا
ہوا اپنے اوج کمال پر پہونچ گیا اور مسلمانوں کی بیخ کنی میں کامیاب ہونے کی کوشش
کرتا رہا۔

ادھر مسلمان حکمرانوں کے تعیش اور باہمی انتشار نے حکومت کے مضبوط ستونوں
کو کمزور کر دیا اور پندرھویں صدی کے طلوع کے ساتھ ہی مسلمان اپنی حکومت سے ہاتھ
دھو بیٹھے اور وہ عیسائی جو اسپین میں مسلمانوں کے پھیلائے ہوئے علوم سے فیض
یافتہ اور مہذب بنے تھے، مسلمانوں سے حکومت چھین لینے کے بعد ان کی تہذیب کے
آثار کو مٹانے کے درپے ہو گئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے انھوں نے ہر ممکن
کوشش کی۔ مسلمانوں کی یہ عالی ظرفی تھی کہ انھوں نے تمام علوم سکھانے میں غیر قوموں کے
ساتھ کوئی امتیاز و تعصب روا نہیں رکھا۔ سائنسی، تمدنی، سماجی، سیاسی، طبی
اقتصادی، فلسفیانہ، مذہبی اور ادبی علوم کو تحقیقی مہارت کے ساتھ ان قوموں کے
سامنے پیش کیا۔ جب عیسائی ان علوم میں ماہر ہو گئے تو انہی ہتھیاروں سے انھوں نے
مسلمانوں کو فتح کیا اور ان سے قدیم عناد کا بھرپور انتقام لیا۔

(باقی)

© rasailojaraid.com